بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

یوم پنجشنبہ

قادیان

آلا ان نصر اللہ قریب

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ہاہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۱ ماہ تبوک ھ ۱۳۲۶ ش | ۲۵ شوال ۱۳۶۶ ھ | ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۱۱

مدینۃ المسیح

۱۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بہت زیادہ نقاہت ہوگئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

عسر کے شدید دور کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت آتی ہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فان مع العسر یسرا۔ ان مع العسر یسرا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تم پر تنگیاں ہیں۔ بے شک تنگیاں ہیں۔ مگر یاد رکھو ایک عسر کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے دو یسر مقرر ہیں۔ عسر کے ساتھ الف۔ لام یہ بتانے کے لئے لگایا گیا ہے۔ کہ ایک عسر ہے اور پھر دو یسر۔ پس العسر سے مراد ایک تنگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ مومن کی ایک تنگی کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دو سکھ آتے ہیں۔ تنگی تو اس دنیا میں آتی ہے۔ مگر سکھ مومن کو اس جہان میں بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی۔ یہ راستہ ہے۔ جو مومن کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہو۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس راستہ سے تمہیں گزرنا نہ پڑے۔ اگر کوئی شخص اس عسر میں سے گزرے بغیر یسر کا متمنی ہے۔ تو اس سے زیادہ بیوقوف اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ ہماری جماعت میں اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان صرف اتنا ہی تھا۔ کہ ہم نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس کے بعد اگر وہ ذرا سا بھی ابتلا دیکھیں۔ تو جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کیوں نہیں آتی۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے بچے بعض دفعہ رات کو جب سوتے ہیں۔ تو ان کی والدہ انہیں کہتی ہے۔ تم اس وقت سو جاؤ۔ صبح ہوگی۔ تو تمہیں مٹھائی دونگی۔ وہ یہ سنکر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھول کر کہتے ہیں۔ اماں کیا اب تک صبح نہیں ہوئی۔ ہمیں مٹھائی کب دوگی۔ یہ بھی جب ذرا سا ابتلا دیکھتے ہیں۔ فوراً کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ وہ نصرت کے وعدے کیا ہوئے۔ حالانکہ نہ یہ امتحان امتحان ہیں۔ اور نہ یہ ابتلا ابتلا ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہیں جیسے راہ چلتے ہوئے کسی کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔ جس ابتلا کا نام خدا تعالیٰ نے عسر رکھا ہوا ہو۔ وہ معمولی عسر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ معمولی تکالیف سے ایمان کی آزمائش ہو سکتی ہے۔ جس طرح سونا کٹھالی میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح مومن جب تک مصائب و شدائد کی کٹھالی میں نہ ڈالا جائے۔ اس کا حقیقی حسن ظاہر نہیں ہوتا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جب انسان اس عسر میں سے گزر جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کے اطمینان اور سکون کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ اور اس کی رضا اور محبت کا مقام اسے حاصل ہوتا ہے۔ مگر اس مقام کے حصول سے پہلے جن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ وہ ایسی ہیں۔ کہ انسان ان میں یسر کو بھول جاتا ہے۔ عسر آتا ہے۔ اور ایسا شدید عسر آتا ہے۔ کہ انسان یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اب یسر پھر کبھی آ ہی نہیں سکتا۔ وہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اس کی ترقیات کے تمام وعدے موہوم ہیں۔ اور وہ گھبرا کر کہتا ہے۔ کہ الٰہی تیری مدد کہاں گئی۔ پس جب تک انسان ایسے عسر میں سے نہ گزرے۔ کہ ترقیات کے تمام وعدے اسے موہوم نظر آئیں۔ ایمان اسے کہتا ہو۔ کہ یسر آئے گا۔ لیکن عقل اسے کہتی ہو کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں اب یسر نہیں آ سکتا۔ جب تک انسانی عقل اور اس کی دانش صاف لفظوں میں اسے یہ نہ سنا دے۔ کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔ صرف ایمان کہتا ہو۔ کہ گو عقل اس بات کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ کہ اتنے عسر کے بعد یسر بھی آ سکتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی محبت کا اعلیٰ مقام انسان کو حاصل نہیں ہوتا۔ یہی وہ عسر کا مقام ہے۔ کہ جب اس پر انبیاء اور ان کی جماعتیں پہنچتی ہیں۔ تو وہ کہہ اٹھتی ہیں۔ کہ متی نصر اللہ اور خدا تعالیٰ قرآن مجید میں بیان کرتا ہے۔ کہ جب خدا کے رسول اور ان کی جماعتیں یہ کہتی ہیں۔ کہ متی نصر اللہ۔ اے خدا مقام نصر اللہ کہاں ہے۔ اس وقت ہم کہتے ہیں۔ کہ الا ان نصر اللہ قریب۔ خدا کی مدد تو قریب ہی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب عسر کا شدید دور آتا ہے۔ اتنا شدید کہ نصر اللہ کا مقام انسان کی نگاہ سے غائب ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی مدد آتی اور مومنوں کو مشکلات سے رہائی دیتی ہے۔ لیکن جب تک یہ مقام حاصل نہ ہو۔ بلکہ مقام نصر اللہ ہر شخص کو نظر آ رہا ہو۔ اس وقت تک غیر معمولی مدد کس طرح آ سکتی ہے۔"

(الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے

۲۶ جون ۱۹۰۵ء۔ فرمایا "میں اپنی جماعت سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہر ایسا ویسا نہ ہو کہ سب کیا کرایا برباد ہو جائے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح ہو گے۔ تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر خامیاں فرق پیدا کر کے تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ (اے ایل۔ ایل۔ بی)۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جنگ احزاب کے سبق آموز واقعات

از جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل

(۳)

اس لڑائی میں (خندق عبور کرنے کی کوشش میں) عرب کا مشہور پہلوان عمرو بن عبدود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یہ مشہور پہلوان عربوں کے نزدیک ایک ہزار سپاہی کے برابر تھا غرض محاصرہ لمبا ہوتا گیا اور خطرات بڑھتے چلے گئے ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سردار انصار حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کر ان سے مشورہ طلب کیا کہ اگر قبیلہ غطفان کو مدینہ کے محاصل سے کچھ حصہ دیکر اس جنگ کو ٹالدیا جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ اس پر دونوں سردار یکزبان ہو کر بولے کہ اگر یہ تجویز وحی الٰہی کے مطابق ہے تو بسر و چشم ورنہ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ خدا کی قسم ان خونخوار درندوں کو ہم سوائے تلوار کی دھار کے اور کچھ نہیں دینگے۔ آپ اس بات کے اظہار سے دراصل انصار کی جدید نیز کے اصلی باشندے تھے رائے لینا چاہتے تھے کہ کہیں وہ اس لمبے محاصرہ سے اکتا تو نہیں گئے۔ چنانچہ یہ جواب سن کر آپ بے خوشی سے انکے مشورہ کو قبول کیا اور جنگ جاری رہی۔

یہ جنگ حد درجہ پریشان کن تھی اور زور دماغ اور اعصاب پر تسلسل خطرات اور تواتر صدمات کے باعث بڑا اثر ڈالنے والی جنگ تھی حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے غزوات میں رہی ہوں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو قدر تکلیف دہ یہ غزوہ تھا ایسا اور کوئی غزوہ نہ تھا اس غزوہ خندق میں آپ کو بے انتہا تکلیف اور پریشانی اٹھانی پڑی۔ اور صحابہ کرام کو بھی سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور یہ دن تھے بھی سخت سردی اور مالی تنگی کے۔

گو شہر میں مستورات اور بچے اکٹھے کر دئے گئے تھے۔ مگر وہ بھی چنداں محفوظ نہ تھے انکی حفاظت کیلئے سپاہی میسر نہ تھے۔ صرف چند ایسے مردنگہان تھے جو لڑائی میں شامل ہونے کے ناقابل تھے۔ یہودیوں نے ایک سکیم کے ماتحت اس حصہ پر حملہ کرنے کی تجویز کی۔ چنانچہ پہلے انہوں نے ایک سپاہی کو جاسوس بنا کر حالات معلوم کرنے کے لئے آگے بھیجا جب وہ قریب پہنچا تو حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اسے اسطرح عورتوں کی طرف آتے دیکھکر حضرت حسان سے جو اسوقت پہرہ پر مقرر تھے کہا کہ یہ معاند یہود ہی ہے اور فرد جاسوسی کرنے آیا ہے۔ اسے قتل کردو ورنہ یہ واپس جاکر کوئی فتنہ برپا کریگا۔ مگر حضرت حسان کو اپنی طبعی کمزوری کیوجہ سے اسے مارنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس پر اس بہادر خاتون نے خیمہ کی ایک چوب اٹھا کر اس کے سر میں اس زور سے ماری کہ وہ چکرا کر گر پڑا اور پھر نہایت ہوشیاری سے اس کا سر کاٹ کر قلعہ کی دیوار کے دوسری طرف کہ جہاں یہودی حملہ کرنے کے لئے جمع ہو کر آئے تھے پھینکدیا۔ ان کی اس تدابیر سے یہود نامسعود مرعوب ہو کر واپس لوٹ گئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید عورتوں کی حفاظت کے لئے کافی سپاہ موجود ہے۔

آلام و مصائب کی ان گھڑیوں میں تمام صحابہ رضوان اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر دعاؤں میں لگے ہوئے تھے۔ اسی موقعہ کی ایک خاص دعا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ وَزَلْزِلْھُمْ (بخاری) یعنی اے قانون کو اتارنے والے اور اے جلد حساب لینے والے خدا ان جتھوں کو توڑ دے اے اللہ ان کو شکست دے اور ان ظالموں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اے آقا ان سفاکوں پر زلزلہ وارد کر۔ ظاہری طاقتوں اور دنیاوی اسباب کے لحاظ سے مسلمان عرب جتھوں کے مقابلہ میں بہت کمزور تھے لیکن خداوند تعالیٰ پر انہیں کامل توکل اور پورا بھروسہ تھا چنانچہ اس نے اپنی قدرت کا ایک کرشمہ اس جنگ میں ظاہر فرمایا کہ ایک شخص نعیم بن مسعود جو قبیلہ اشجع سے تعلق رکھتا تھا۔ جو دل میں مسلمان تھا لیکن ابھی کفار کو اس کے اسلام کا پتہ نہ تھا مدینہ پہنچنے میں کامیاب ہوگیا اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھانے کا اس نے ارادہ کر لیا اور کمال دانائی سے ایک ایسی تدبیر کی جس نے جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھدیا۔ اس نے تدبیر یہ کی کہ پہلے بنو قریظہ کے پاس گیا اور انہیں جاکر کہا کہ تم نے قریش و غطفان کے ساتھ مل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جو بدعہدی کی ہے۔ بہت برا کیا ہے۔ وہ لوگ تو چند دنوں کے مہمان ہیں۔ اور آخر تنگ آکر واپس چلے جائیں گے۔ مگر تم نے یہاں رہنا ہے اور کفر تمہارا واسطہ مسلمانوں سے پڑنا ہے۔ تم یاد رکھو کہ قریش و غطفان یہاں سے چلے جائینگے اور تمہیں مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے۔ تم کم از کم اتنا تو کرو کہ ان سے کہو کہ بطور یرغمال وہ اپنے کچھ آدمی تمہارے حوالے کردیں۔ تاکہ تمہیں اطمینان رہے۔ اور وہ اس کی وجہ سے تمہارے ساتھ کوئی غداری نہ کرسکیں بنو قریظہ کے سرداروں کو نعیم کی یہ بات پسند آئی اور وہ یرغمال کے مطالبہ پر آمادہ ہوگئے انہیں تیار کر لینے کے بعد نعیم سیدھے قریش کے سرداروں کے پاس پہنچے اور انہیں جاکر بتایا کہ یہود اس بات سے خائف ہیں۔ کہ کہیں تم انہیں چھوڑ کر چلے جاؤ اور وہ لچر تیں خراب ہوں اس لئے تم سے یرغمال کا مطالبہ کرینگے مگر تم ایسا نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو وہ یرغمال مسلمانوں کے حوالے کر کے تم سے غداری کریں گے۔ اور تمہیں بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ نعیم نے یہی باتیں قبیلہ غطفان سے کہیں یہ وہ وقت تھا کہ قریش و غطفان ایک متحدہ حملہ کی تجویز کر رہے تھے اور اس کی اطلاع انہوں نے بنو قریظہ کو بھی کردی تھی۔ کہ کل ایک متحدہ حملہ کے لئے تیار ہو جاؤ ہم باہر سے اور تم اندر سے بیک وقت مسلمانوں پر ایک ایسا ہلہ بولیں دو۔ کہ اس کے بعد کسی دوسرے حملہ کی حاجت نہ رہے۔ اور مسلمانوں کا صفایا ہو جائے۔ بنو قریظہ نے سن کر یہ جواب کہلا بھیجا کہ کل ہمارا سبت کا دن ہے اس لئے ہم تو اس حملہ میں شریک نہیں ہو سکتے اور پھر جب تک تم ضمانت کے طور پر کچھ آدمی ہمارے حوالہ نہ کرو۔ تب تک ہم تمہیں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے۔ جب قریش و غطفان نے یہود کا یہ جواب سنا تو خود انہیں نعیم کی بات یاد آگئی اور سمجھ گئے کہ یہود غداری پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی جواباً کہلا بھیجا کہ تم نے ہماری مدد کرنی ہے تو سیدھی طرح کرو ورنہ ہم کوئی یرغمال وغیرہ دینے کے لئے تیار نہیں بنو قریظہ بھی یہ جواب سنکر تاڑ گئے۔ کہ واقعی نعیم نے سچ کہا تھا کہ قریش و غطفان ضرور ہم سے دھوکہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی تدبیر سے مسلمانوں کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی متحدہ طاقت کو پاش پاش کر دیا۔ پھر حسن اتفاق دیکھئے کہ اس رات ایک سخت آندھی کیوجہ سے کفار کی آگیں بجھ گئیں اور ان کے خیمے اکھڑ گئے۔ ریت اور کنکر کے طوفان نے ان کی آنکھوں اور منہ کو بھر دیا۔ اور ایک عجیب قسم کی بدحواسی میں یکے بعد دیگرے سب قبائل راتوں رات بھاگ کھڑے ہوئے اور صبح ہوتے ہی سامنے کے میدان میں سوائے ٹوٹی پھوٹی ہانڈیوں بکھرے ہوئے سامانوں اور پھٹے ہوئے خیموں کی دھجیوں کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام الٰہی کے ذریعہ کفار کی یہ حالت معلوم ہو چکی تھی۔ الغرض بیس دن کے بلا خیز محاصرہ کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور ان کی بے نظیر شجاعت اور قربانی کی وجہ سے خونخوار دشمن سے نجات ملی۔ یہود کا بھی اس کے بعد مدینہ سے صفایا ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ستمبر ۱۸۹۶ء: ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے۔ اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر ہے۔ کبھی نہیں ٹل سکتا۔ اور اے اس مامور کی جماعت تم سست مت ہو جانا اور غم میں نہ پڑ جانا۔ اور بالآخر غلبہ تمہیں کو ہے۔ اگر تم ایمان پر ثابت رہو گے۔

تذکرہ صفحہ ۲۷۵

۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء فرمایا کہ میں اپنی جماعت کیلئے اور اہل قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

(۱) زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں"

(۲) نَسْحَقُهُمْ تَسْحِيقًا"

ترجمہ: پس پس ڈال ان کو خوب پیس ڈال

فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی۔ جو ایک سال ہوا ہیت الاعلیٰ پر لکھی ہوئی تھی اور وہ دعا یہ ہے۔

يَارَبِّ نَاصِرْ دُعَائِي وَمَزِّقْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَائِي وَانْجُ مَنْ تَعَلَّقَ بِكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَأَمْرِنَا أَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَسْأَمْنَا مِنَ الْكَافِرِينَ شَايِرًا۔

(ترجمہ:۔ اے میرے رب تو میری دعا کو سن۔ اور اپنے دشمنوں کو اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اور اپنے عہد کی نصرت فرما۔ اور ہمیں اپنے ایام دکھا۔ اور ہمارے لئے اپنی تلوار کو تیز کر دے۔ اور کافروں میں سے ایک شریر کو بھی نہ چھوڑ۔)

اس دعا کو دیکھئے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت تھا۔

(تذکرہ صفحہ ۷۴۳)

نادہندگان چندہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہوگا کہ مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ آئندہ ان کے سابقہ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے اور جن سے متواتر تین سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔ البتہ (اس قسم کی مرکز میں رپورٹ کرنے سے ایک ماہ پیشتر افراد متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ باقاعدہ نوٹس دیا کریں کہ اگر انہوں نے اصلاح نہ کی۔ تو ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کی جائے گی۔ (اگر کوئی جواب یا معذرت ایسے احباب کی طرف سے موصول ہو تو اس کو رپورٹ کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔)

چنانچہ حضور کا یہ ارشاد اخبار میں شائع کر کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ وہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کریں۔ بعض جماعتیں محض اس خیال سے کہ نادہند احباب ناراض نہ ہوں یا بعض اوقات ان کے اخراج از جماعت کی نوبت نہ آجائے۔ کوئی تعزیری کارروائی نہیں کرتیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ حسب فیصلہ محولہ بالا اس قسم کے پرانے اور عادی نادہندوں کو ادائے چندہ کی کوشش کریں۔ اور پھر حسب ضرورت ان کے خلاف تعزیری امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ نادہندگان کی رپورٹ کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے

اس کے علاوہ جو رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ چاہیئے کہ اس کی ایک نقل فوراً نظارت مال کو بھی بھیجی جایا کرے۔

نظارت بیت المال

قادیان کے متعلق برطانیہ کے اسلامی حلقوں میں اضطراب

رائٹر کی طرف سے حسب ذیل تار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر

لنڈن ۲ ستمبر لنڈن کے اسلامی حلقوں میں قادیان کی سلامتی کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لنڈن مسجد کے امام مسٹر ایم۔ اے باجوہ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں محکمہ تعلقات دولت مشترکہ۔ لارڈ موئنٹ بیٹن گورنر جنرل ہند و سفیان اور پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستانی وزیر اعظم کی خدمت میں درخواستیں ارسال کی گئی ہیں۔ کہ قادیان کی حفاظت کی ضمانت دی جائے۔ برطانوی ہائی کمشنر مقیم نئی دہلی نے اطلاع دی ہے کہ ابھی تک قادیان محفوظ ہے۔ لیکن دوسرے ذرائع سے جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ بہت تشویشناک ہیں۔ قادیان بیرونی دنیا سے بالکل بے تعلق ہو چکا ہے۔

(پیغام الوقت)

پاکستان کی فوج قادیان میں مسلمانوں کی حفاظت کرے

(ایڈیٹر)

معزز معاصر انقلاب بدستور میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے

"قادیان کے نواحی علاقے میں سکھوں نے متعدد بیانات میں تباہی پھیلا رکھی ہے مسلمانوں کو قتل اور ان کی جائدادوں کو برباد کیا جا رہا ہے۔ اہل قادیان کو حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہر وقت صبر و سکون اور توکل علی اللہ کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لیکن مسلمانان پاکستان کا مطالبہ یہ ہے کہ خطرے کے سد باب کے لئے فی الفور پاکستانی فوج قادیان کی حفاظت کے لئے مقرر ہونی چاہیئے

دارالشیوخ کی اعانت

دارالشیوخ جماعت کے یتیموں مسکینوں معذوروں اور بیوگان کی پرورش اور امداد کا مرکزی ادارہ ہے۔ جس کے اخراجات صدقہ و خیرات اور احباب جماعت کی طرف سے دیگر ہر قسم کی امداد سے چلتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ صاحبان کو علم ہے اس وقت باہر سے آنے والی ہر قسم کی امداد بند ہے۔

اس لئے میری گذارش ہے کہ احباب قادیان اس نازک وقت میں اس مستحق امداد قومی ادارہ کی امداد کے لئے دست تعاون بڑھائیں۔ اور نقد جنس اور یا راشن وغیرہ کی شکل میں جو امداد بھی کر سکتے ہیں اس سے دریغ نہ فرمائیں۔ اس طرح بھی بیرون صدقات کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں فوراً ریلیف کیمپ قائم کیا جائے

معزز معاصر احسان (۵ ستمبر) میں حسب ذیل اڈیٹوریل نوٹ شائع ہوا ہے۔ (اڈیٹر)

"قادیان میں اس وقت بیس ہزار کے قریب پناہ گزیں جمع ہیں۔ سکھوں نے آٹھ آٹھ نو نو میل تک مسلم دیہات کو تباہ کر دیا ہے۔ اور پھر قادیان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ راشن کا بھی شدید خطرہ ہے۔ مغربی پنجاب کی حکومت وہاں فوراً ریلیف کیمپ قائم کرے۔ اور جلد از جلد وہاں پاکستان کی فوج مقرر کی جائے۔ تا پناہ گزینوں کو جانی اطمینان ہو جائے۔"

مسٹر گاندھی فی الحال پنجاب نہیں آرہے

نئی دہلی ۱۰ ستمبر آج گاندھی جی نے نئی دہلی اور پرانی دہلی کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ پناہ گزینوں کے بعض کیمپوں میں بھی گئے۔ اور وہاں پناہ گزینوں سے بات چیت کی۔

آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ دہلی کے فسادات کے متعلق جو کچھ میں نے سنا۔ اور دیکھا ہے۔ اس کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ میں ابھی پنجاب نہیں جا سکتا۔ اور مجھ کو یہاں پر ہی ٹھہرنا پڑیگا۔ ہندوستان کے دارالسلطنت میں امن بحال کرنے میں ہم کو اپنی جان تک لڑا دینی چاہیئے۔ جو لوگ فساد کرنے پر آمادہ ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ان حرکتوں سے باز آجائیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ آج دہلی میں حالت بہتر ہے۔ اگرچہ شہر کے بعض حصوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ بعض دکانیں بھی کھل گئی ہیں۔ فسادات کی روک تھام کے سلسلے میں دہلی اور نئی دہلی کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک علاقے میں ایک سپیشل کمشنر اور بعض مقامی لیڈر اس کے ذمے دار ہوں گے

پناہ گزینوں کو کام پر لگانے کی سکیم

لاہور ۱۰ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے پناہ گزینوں کو کام پر لگانے کی سکیم تیار کر لی ہے۔ پناہ گزینوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ ملازمت اختیار کرنا چاہتے ہوں تو Employment Exchange کے دفتر میں رپورٹ کریں۔ کوشش کی جائیگی۔ کہ ان کو مناسب حال کام پر لگا دیا جائے۔ جو لوگ خود اپنے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو بھی مناسب جگہوں پر پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آج کل بہت سے کارخانے اس لئے بند پڑے ہیں۔ کہ مالکان چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی واپس نہ لوٹے۔ تو پھر ان کے کارخانے بعض مناسب تجربے کار کارخانے داروں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اور ان میں ملازمین رکھنے کے لئے پناہ گزینوں کو ترجیح دی جائے گی۔

پاکستان کیلئے چھ ہزار ٹن کوئلہ

کراچی ۱۰ ستمبر۔ پاکستان گورنمنٹ کے استعمال کے واسطے چھ ہزار ٹن کوئلے کا ایک جہاز کراچی پہنچ گیا ہے۔ کوئلے کے متعلق ریلوے بورڈ اور پاکستان حکومت کے درمیان جو تصفیہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق یہ پہلا جہاز ہے۔ جو کراچی پہنچا ہے۔

بمبئی ایجنسی

تاجر احباب تحریک جدید کی ایجنسی بمبئی کی تبدیلی پتہ نوٹ فرمالیں
یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳۱۷۱ بمبئی نمبر ۳
وکیل التجارت

Shamim Abbas

Iftikhar Ahmed

دولت کی نگہبانی

شاید آپ کفایت شعار ہوں اور فطری طور پر اپنے روپے کی قدر کرتے ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ فضول خرچ ہوں اور اندازگشت کی چیزوں پر خرچ کرنے کے شوقین ہوں۔ بہرحال صورت میں آپ یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ قیمتیں آج کل کی طرح چڑھتی رہیں کیونکہ روپے کی قیمت گر گئی ہے۔

چڑھی ہوئی قیمتوں کو گرانے میں آپ ہماری امداد کیوں نہ کریں۔ اس میں بہت آسان ہے بے ضرورت آپ کوئی چیز نہ خریدیں۔ جتنا بچا سکتے ہیں بچائیے اور اپنی بچت کو ان میں سے کسی میں لگائیے۔

یہ پالیسی ... ادا کرتی ہے۔
... کو ہمیشہ ... کرتی ہے۔
... سیونگ سرٹیفکیٹس
... سرکار ... کرتے ہیں۔ آپ کی رقم
... کی اور معقول منافع

... زمین ... جواہرات ...
... سونا چاندی ...
... اختیار ہر ... فرمائیے
... خسارے کا ...

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکیئے
بیجا خرچ نہ کیجئے

حکومت ہند کے محکمہ خانہ نے شائع کیا۔

سندھ میں اراضی حاصل کرنے کا نادر موقعہ

سندھ میں میرے قبضہ میں قریباً چودہ ہزار ایکڑ اراضی ہے۔ جس میں سے قریباً بارہ ہزار کے حصہ دار شامل ہو چکے ہیں۔ اور دو ہزار ایکڑ اراضی باقی ہے۔ جو دوست اس زمین میں حصہ خریدنا چاہیں وہ مبلغ ۳۲/ روپے فی ایکڑ پیشگی دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔ سفارکار فتح محمد سیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah